بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

پچھلے دنوں بنگال چیمبرس آف کومرس کے صدر مسٹر اے ۔ کیمرن کلکتہ کے قریب ایک مقام پر اپنے مسلمان ملازم کی جان بچاتے ہوئے اُس کے ساتھ بڑی بے دردی سے مارے گئے اگرچہ مشرقی اور مغربی بنگال میں جو کچھ ہوا ہے اس کے پیش نظر یہ واقعہ نہ کچھ زیادہ حیرت انگیز ہے اور نہ مقابلۃً کچھ زیادہ افسوسناک لیکن اگر ہم میں انسانیت کی حس بالکل ہی مرنہیں گئی ہے تو اس واقعہ کا ایک پہلو ہمارے لئے کس قدر عبرت انگیز و سبق آموز ہے ۔

مسٹر کیمرن کون تھے؟ کس ملک کے رہنے والے تھے؟ اور جس شخص کی جان بچانے میں انھوں نے خود جان دے دی اس سے ان کا کیا رشتہ تھا؟ ظاہر ہے وہ یورپین تھے ہندوستان کے شہری نہیں بلکہ اجنبی ۔ اُس قوم سے تعلق رکھتے تھے جس سے ہندوستانیوں نے ایک عرصہ کی جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی ہے اور جس کو انھوں نے سعیِ آزادی کے دور میں ہر تقریر اور ہر تحریر میں کیا کچھ بُرا بھلا نہیں کہا ۔ پھر اُس ملک کے رہنے والے تھے جو ہمارے نزدیک خدا ناشناسی ۔ مادہ پرستی ۔ فحاشی اور عیاشی کا مرکز ہے ۔ رہا اس شخص سے تعلق! تو معلوم ہے کہ سوائے انسانیت کے ان کے اور ان کے نوکر کے درمیان کوئی اور مجانست نہیں تھی ۔ یہ انتہائی امیر اور وہ انتہائی غریب ۔ یہ گورا وہ کالا ۔ یہ مغربی وہ مشرقی ان کی زبان اور اس کی بولی اور ۔ یہ یہاں کے اجنبی وہ یہاں کا شہری ۔ یہ عیسائی وہ مسلمان لیکن ان سب اختلافات کے باوجود انسانیت کا احترام اس شخص کے دل میں اس درجہ ہے کہ وہ ایک حقیر اور ادنیٰ سی جان کو بچانے کے لئے اپنی زندگی بے دریغ قربان کر دیتا ہے ۔ ظاہر ہے اگر وہ دخل نہ دیتے تو اپنی جان بچا سکتے تھے ۔